دے دی کہ ہندو جنونیوں نے بالآخر اجودھیا کی بابری مسجد کی طرح چرار شریف کی چھ سو سالہ قدیم تاریخی درگاہ اور وہاں کی متعدد مساجد کو شہید کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سانحہ پر ہر مسلمان سراپا احتجاج ہے اور اپنی اپنی جگہ ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں احتجاج اور اس ظلم پر نفرت کا اظہار کر رہا ہے کیا ظلم اور بہیمیت اور سفاکیت و درندگی کے اس انتہائی اقدام سے تحریک آزادی کشمیر کچلی جا سکے گی؟ اس کا جواب واضح ہے اس قسم کا ظلم تحریکات آزادی کو بڑھاتا اور بھڑکاتا ہے اور ان کی مزید تقویت کا باعث بنتا ہے مگر اس سے بڑھ کر ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اجتماعی طور پر عالم اسلام غافل ہے اس انتہا کے بعد عالم اسلام کو اپنے احتجاجی ردعمل کے لیے آخر اور کس نئے سانحے کا انتظار ہے؟ عالمی رائے عامہ اور خصوصاً مسلم ممالک کب تک اپنی بے بسی کا مظاہرہ کریں گے چھ برس سے کشمیر میں خونریز تصادم جاری ہے ایک چھوٹی سی مسلم ریاست میں چھ لاکھ بھارتی فوج پوری سفاکی سے اپنا آپریشن جاری رکھے ہوئے ہے۔

مسلمانوں کی یہ ذلت اور کسمپرسی آخر کیوں؟ اور کب تک؟ جب کہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب بیس کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے اور تقریباً پچاس اسلامی ممالک ہیں دنیا کے بہترین وسائل بھی ان کو حاصل ہیں مگر اس کے باوجود سب سے زیادہ مظلوم اور ذلیل بھی مسلمان ہی ہیں جن کی تاریخ میں ذلت اور بزدلی کا تصور ہی گناہ تھا کیوں کہ اسلام تو آیا ہی غالب ہونے کے لیے اور پھر قرآن کریم جیسے ضابطہ حیات پر عمل پیرا قوم کا مغلوب ہونا ناممکن ہے لیکن آج کا مسلمان صرف نام کا مسلمان ہے اپنے ماضی کا صرف نام لیتا ہے عملاً اس سے کٹ چکا ہے غفلت کی گہری نیند سو چکا ہے قدرت اس کو بیدار کرنے کے لیے بار بار جھنجھوڑ رہی ہے کہ اٹھ اپنی ملی اور قومی بقا کے لیے اور اپنے وجود کے تحفظ کی خاطر کوئی شیرازہ بندی کر اور اپنے ذہن و عمل کی پاکیزگی اور تطہیر کا کوئی سامان کر ورنہ تیری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

موجودہ حکومت کا پیش کردہ چار کھرب اکتیس[۳۱] ارب اور بائیس[۲۲] کروڑ کا تازہ بجٹ (سالانہ میزانیہ) سابقہ روایات کے مطابق ہر لحاظ سے ناقص، ناتمام، ظالمانہ اور مایوس کن ہے اس کے ظاہری اسباب تو واضح ہیں مثلاً سیلز ٹیکس، اشیاء صرف کی قیمتوں میں اضافے سرمایہ داروں کا تحفظ، غریبوں کے استحصال اور حکمرانوں کے مفادات کی حفاظت کا آئینہ دار تو ہے ہی، کامیابی، فلاح، دینی اور اسلامی اور ملک کے نظریاتی اساس کے نقطہ نظر سے بھی معنوی خیر و برکت کے اسباب سے سراسر خالی ہے مثلاً ملکی سالمیت تحفظ دین اور اسلامی تعلیمات کے فروغ، اسلامی اقدار کے تحفظ اور قوم و ملت بالخصوص نئی جنریشن کی اخلاقی تربیت اور عملی تطہیر رفاہی اور ملی کاموں کی سرپرستی و تعاون، آزاد دینی اداروں کے استحکام و ترقی کے لیے کیا اور [illegible]

اور کھربوں روپے کے ان میزانیوں میں کوئی ایک پیسہ بھی رکھا گیا ہے؟ علوم نبوت کی ترویج اور اسلامی تعلیمات کے فروغ سے بے اعتنائی اور اعراض و انکار اس بجٹ کی امتیازی شان ہے مگر یاد رہے خالق لم یزل، اس قدر بے توجہی اور استکبار پہ ہمیشہ مہلت اور ڈھیل نہیں دیتے رہیں گے جب عوام بھی اس کا نوٹس نہیں لیں گے دینی اور اسلامی حمیت کا مظاہرہ نہیں کریں گے تو بجٹ اسی طرح بڑھتے رہیں گے غریب پستے اور ان کی کمر ٹوٹتی رہے گی پریشانیاں، ہیجانات، بحران، مہنگائی، معاشی مشکلات، انتظامی ابتری اور ظلم و تشدد اور قتل و غارت گری بڑھتی رہے گی یوں کہ مسلمانوں کا کوئی پروگرام، کوئی منصوبہ، کوئی بجٹ اور میزانیہ ظاہری اسباب کی ہزار موافقت کے باوجود اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ رب العزت کی حقیقی مدد اور نصرت شامل حال نہ ہو۔

عبدالقیوم حقانی

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ، آغاز، رفتار کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہاد افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

مؤتمر المصنفین

دار العلوم حقانیہ ○ اکوڑہ خٹک ○ نوشہرہ
سرحد (پاکستان)